[1996] سپریم کورٹ رپوٹس6.S.C.R

ازعدالت عظمی

پرمجیت اور دیگر

بنام

اسٹیٹ آف ہریانہ

26 ستمبر 1996

[ڈاکٹر اے ایس آننداور کے ٹی تھامس، جسٹسز]

تعزیرات ہند، 1860 – دفعات 302 اور 299 وضاحت 2 – قتل – ارادہ – تیز دھار چاقو سے جسم کے اہم حصوں پر لگنے والی چوٹیں – موت کا اعلامیہ جس میں نہ صرف مقصد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے بلکہ اس پر حملہ کرنے کے طریقے کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے – متوفی پر موت کا سبب بننے کے لیے کافی چوٹیں پائی گئیں – بیان نزاع اور طبی شواہد سے تصدیق شدہ عینی شاہدین کے شواہد – مانا گیا کہ اپیل گزار کا مطلوبہ ارادہ متوفی کی موت کا سبب بننے کا تھا۔

دفعات 34 اور 302 / 34 – مشترکہ ارادہ – اپیلنٹ 2 متوفی کو اپنی گرفت میں لے کر اسے متحرک کرنے کے لیے اور اپیلنٹ 1 سے بچنے کا کوئی موقع نہ دیتے ہوئے چاقو سے مہلک چوٹیں پہنچانا – پکڑے جانے پر، اپیلنٹ 2 کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے متوفی کا قتل کرنے کے لیے اپیلنٹ 1 کے ساتھ مشترکہ ارادہ کیا تھا – اگر اپیلنٹ 2 کو معلوم نہ ہوتا کہ اپیلنٹ 1 چاقو سے لیس تھا تو صورتحال کچھ مختلف ہوتی۔

بھارتی ثبوت ایکٹ، 1872 – دفعہ 32 – اے ایس آئی کے ذریعے سہ پہر 3 بج کر 45 منٹ پر ریکارڈ کیا گیا موت کا اعلامیہ – یہ حقیقت کہ اس کا بلڈ پریشر شام 4 بج کر 20 منٹ پر ریکارڈ نہیں کیا جا سکتا، اس نتیجے پر نہیں پہنچتا کہ وہ سہ پہر 3 بج کر 45 منٹ پر موت کا اعلامیہ نہیں دے سکتا تھا۔

استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، 25-12-85 اپیل نمبر 1 پر گاؤں کے کنویں کے قریب کچھ لڑکیوں پر کچھ غیر مہذب تبصرے کیے۔ جب متوفی نے اسے اس بدانتظامی کے لیے ڈانٹا تو اپیل گزاروں نے اعلان کیا کہ وہ متوفی کو 'دادا' بننے کے لیے سبق سکھائیں گے۔ دوپہر کو ریڈی والا کنویں کے قریب متوفی کو کپڑے دھوتے ہوئے دیکھ کر اپیل کنندگان اس کی طرف بڑھے اور اعلان کیا کہ وہ اسے سبق سکھانے آئے ہیں۔ اپیل نمبر 2 نے متوفی کو اپنی گرفت میں لے لیا جبکہ اپیل نمبر 1 نے متوفی کے سینے اور ران پر تیز دھار چاقو سے مہلک چوٹیں پہنچائیں۔

اس واقعے کا مشاہدہ پی ڈبلیو 5 اور سندر لال نے کیا۔ متوفی کو گاؤں سمپلا لے جایا گیا جہاں اس کا بیان اے ایس آئی نے تقریبا 3 بج کر

45منٹ پر ریکارڈ کیا جس کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا گیا۔سمپلا کے ہسپتال میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر پی ڈبلیو 1 کے ذریعے متوفی کی جانچ پڑتال پر متوفی کی حالت سنگین پائی گئی اور متوفی کو روہتک کے میڈیکل کالج بھیج دیا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے بچ گیا۔

ریکارڈ پر موجود شواہد کی تعریف پر، نامزد عدالت نے اپیل نمبر 1 کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت اور 25/27 آرمز ایکٹ 1959 ٹاڈا کے دفعہ 6 کے ساتھ پڑھنے کے تحت جرائم کے لیے مجرم قرار دیا اور اسے آئی پی سی کی دفعہ 302/34 کے تحت عمر قید اور آرمز ایکٹ کی دفعہ 25/27 اور ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 6 کے تحت دونوں میں سے ہر ایک پر 2 سال آر آئی کی سزا سنائی۔ اپیلنٹ نمبر 2 کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی۔اس لیے یہ قانونی اپیل۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1: اپیل کنندہ 1 کا متوفی کے قتل کا ارتکاب کرنے کا مطلوبہ ارادہ تھا اور اس لیے اس کا جرم واضح طور پر آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت آتا ہے، جیسا کہ ٹرائل عدالت نے صحیح قرار دیا ہے[C-17]

.2۔اپیل کنندہ 2 نے متوفی کے قتل کا ارتکاب کرنے کے لیے اپیل کنندہ 1 کے ساتھ مشترکہ ارادے کا اشتراک کیا[17D]

.3۔پی ڈبلیو 5 نے استغاثہ کے مقدمے کی مکمل حمایت کی۔پی ڈبلیو 5 کی شہادت بیان نزاع Ex.PO سے مکمل تصدیق ہوتی ہے۔ اور اس کے نام کا ذکر مذکورہ بیان نزع میں ملتا ہے۔پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 3 کے ذریعہ پیش کردہ طبی ثبوت بھی پی ڈبلیو 5[14-ایچ؛ 15-بی] کی آکولر گواہی کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

.4۔پی ڈبلیو 5 کے ساتھ واقعے کے گواہ ایس کی عدم جانچ، استغاثہ کے مقدمے کو متاثر نہیں کرتی ہے۔اسے جیت کے طور پر چھوڑ دیا گیا۔چونکہ پی ڈبلیو 5 کے ثبوت نے عدالت کو متاثر کیا ہے اور اس کا ثبوت مکمل طور پر غیر متزلزل رہا ہے، اس لیے ایس کو پیش نہ کرنے کا کوئی نتیجہ نہیں ہے[D-15]

.5۔پی ڈبلیو 5 کے شواہد کے علاوہ، ریکارڈ پر بیان نزع Ex.Po بھی موجود ہے۔بیان نزع پی ڈبلیو 5[15-ای] کے ثبوت کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

.6۔دونوں اپیل گزاروں کی سزا اور سزا اچھی طرح سے قابل قدر ہے۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1987: کی فوجداری اپیل نمبر243۔

1986 کے سیشن کیس نمبر 124 میں روہتک، ہریانہ میں نامزد عدالت 20.4.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے بی روہتا گی

جواب دہندہ کے لیے پریم ملہوترا

مستغیث کے لیے آرسی ورما

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈاکٹر۔آنند، جسٹس۔ یہ اپیل دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1985 کے دفعہ 16 کے تحت (اس کے بعد ٹاڈا) جج، نامزد عدالت، روہتک مورخہ 18.4.1987/20.4.1987 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہے۔ جس کے تحت اپیل کنندہ نمبر 1 پرمجیت کو دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت اور ٹاڈا کی دفعہ 6 کے ساتھ پڑھا گیا آرمس ایکٹ 1959 کے دفعہ 25 / 27 کے تحت جرائم کے لیے مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اسے دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت جرم کے لئے عمر قید اور آرمس ایکٹ کی دفعہ 25 / 27 اور ٹاڈا کی دفعہ 6 کے تحت دو شماروں میں سے ہر ایک پر 2 سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ اپیل کنندہ نمبر 2 اندرجیت سنگھ کو دفعہ 302 / 34 آئی پی سی کے تحت ایک جرم کے لیے مجرم ٹھہرایا گیا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ اس قانونی اپیل کے ذریعے انہوں نے اپنی سزا اور سزا پر سوالیہ نشان لگایا ہے۔

استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، اپیل کنندہ پرمجیت نے گاؤں کے کنویں کے قریب کچھ نوجوان لڑکیوں پر کچھ ناشائستہ تبصرے کیے جب متوفی، اپیل کنندہ کے ایک ساتھی گاؤں والے نے اسے اس بدتمیزی کے لیے سرزنش کی۔ 25.12.1985 کو، سرزنش کے کچھ دیر بعد، اپیل کنندگان نے اعلان کیا کہ وہ دادا بننے کے لیے مرنے والے رام بھاج کو سبق سکھائیں گے۔ دوپہر کو رادے والا کنویں کے پاس رام بھاج کو اپنے کپڑے دھوتے دیکھ کر اپیل کرنے والے اس کی طرف لپکے۔ رام بھاج کے قریب پہنچ کر انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اسے سبق سکھانے آئے ہیں۔ رام بھاج اٹھ کر کنویں کے نیچے آیا۔ اندرجیت نے میت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جب کہ پرمجیت نے اسے چھری سے ایک وار سینے کے بائیں جانب اور دوسرا واررران کے بائیں جانب کیا۔ اس نے مقتول کے سینے کے دائیں جانب چاقو کے کند سائیڈ سے بھی وار کیا۔ چندر بھان، پی ڈبلیو 5 اور سندر لال نے اس واقعہ کو دیکھا اور متوفی کو بچانے کے لیے بھاگے۔ انہیں جائے واردات کی طرف آتے دیکھ کر اپیل کنندگان اپنے ساتھ جرم کا ہتھیار لے کر چلے گئے۔ سندر لال رام بھاج کو اپنے گھر اور وہاں سے سمپلا گاؤں لے گئے۔ سمپلا میں انہوں نے ASI رتن سنگھ، PW6، مین بازار میں تقریباً P.R. 3.45 بجے سے ملاقات کی، متوفی نے اپنے اوپر ہونے والے حملے کے بارے میں مذکورہ ASI کو Ex.Po کو بیان دیا۔ بیان ریکارڈ کرنے کے بعد، اے ایس آئی نے اسے باضابطہ ایف آئی آر Ex.PO/C کے اندراج کے لیے پولیس اسٹیشن بھیج دیا اور اس کے بعد اپیل کنندگان کے خلاف دفعہ 307 / 324 / 323 / IPC 34 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ رام بھاج، متوفی کو سمپلا کے اسپتال بھیجا گیا تھا اور ڈاکٹر بی ڈی کالرا، PW1 نے تقریباً P.M 4.20 پر طبی معائنہ کیا تھا، اس کے شخص پر درج ذیل زخم پائے گئے:

".1۔ کٹے ہوئے زخم 1 سینٹی میٹر x 5 سینٹی میٹر، بائیں محوری علاقے میں، قمیض میں کٹے ہوئے ۔ زخم سے تازہ خون بہہ رہا تھا۔ زخم کے کنارے تیز تھے۔ بائیں جانب درمیانی چار انچ کے علاقے میں نچلے حصے میں آس پاس کے نپل میں سرجیکل ایمفیسیما تھا۔

.2۔ سرخ رنگ کے زخم سینے کے اگلے حصے کے دائیں جانب 2 انچ x1/2 انچ ہوتے ہیں جو بالائی طور پر پھیلے ہوتے ہیں۔

.3۔ تیز کنارے والے حاشیے کے ساتھ 1 سینٹی میٹر x 5 سینٹی میٹر کٹا ہوا زخم، ران کے پس منظر کی بائیں طرف انڈر رویئر میں اسی طرح کاٹنے کے ساتھ۔ زخم سے تازہ خون بہہ رہا تھا۔ زخم چار انچ نیچے تھا اور اندرونی اعلی الیاریڑھ کی ہڈی پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ زخم نمبر 1 اور 2 کو ایکس رے مشاہدے میں رکھا گیا۔

ڈاکٹر کالرا، پی ڈبلیو 1 نے رام بھاج کی حالت کو سنگین پایا اور اسے روہتک کے میڈیکل کالج بھیج دیا جہاں زخمی تقریبا 5:35 بجے پہنچے۔ ڈاکٹر اشوک اروڑا، پی ڈبلیو 2 نے ہسپتال میں زخمیوں کا طبی معائنہ کیا۔ تاہم متوفی شام 6 بج کر 20 منٹ کے قریب زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ رام بھاج کی موت کی اطلاع رقہ ایکس پی ڈی کے بذریعے پولیس چوکی پر بھیجی گئی۔ جرم کو تبدیل کر دیا گیا اور تفتیش ہاتھ میں لے لی گئی۔ تفتیشی افسر، پی ڈبلیو 6 نے عینی شاہدین کا بیان ریکارڈ کیا اور ہسپتال سے متوفی کے کپڑے قبضے میں لے لیے۔ پی ڈبلیو 6 کے ذریعے تفتیش کی گئی اور رام بھاج کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا، جسے ڈاکٹر جو نیجا پی ڈبلیو3 نے انجام دیا۔ پی ڈبلیو 3 کے مطابق رام بھاج کی موت صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی، جو چوٹ نمبر 1 کے نتیجے میں ہوئی تھی اور یہ کہ چوٹ نمبر 1 موت کا سبب بننے کے لیے کافی پائی گئی تھی۔

اے ایس آئی رتن سنگھ، پی ڈبلیو 6 ٹیلی فون پر اطلاع ملنے پر کہ اپیل کنندگان سمپلا منڈی میں موجود ہیں، وہاں پہنچے اور انہیں گرفتار کر لیا۔ پوچھ گچھ پر، پرمجیت اپیل کنندہ نے انکشاف کیا کہ اس نے اپنے گھر میں مویشیوں کے ایک شیڈ میں چاقو اور بشرٹ چھپایا تھا اور مذکورہ انکشاف بیان کے مطابق، اس نے پولیس پارٹی کو چاقو اور بشرٹ کی بازیابی کی طرف لے گیا۔ اپیل کنندہ اندرجیت نے بھی ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت بیان دیا اور اس کے گھر سے ایک بشرٹ برآمد کیا۔ دونوں بشرٹ خون سے رنگے ہوئے پائے گئے۔ متوفی اور ملزم کے خون سے رنگے ہوئے کپڑے فارنسک سائنس لیبارٹری، مدھو بن بھیجے گئے اور سیرولوجسٹ اور کیمیائی معائنہ کار کی رپورٹوں کے مطابق تمام اشیاء انسانی خون سے رنگے ہوئے پائے گئے۔ تفتیش مکمل ہونے پر، اپیل Ex پی این اور پی این/ 1 گزاروں کو مقدمے کی سماعت کے لیے بھیج دیا گیا اور پہلے سے دیکھے گئے انداز میں مقدمہ چلایا گیا اور انہیں مجرم قرار دیا گیا۔

استغاثہ نے چندر بھان، پی ڈبلیو 5 اور پانچ دیگر گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ متوفی، Ex.Po کی طرف سے اے ایس آئی رتن سنگھ، پی ڈبلیو 6 کو دیا گیا بیان، جس نے ایف آئی آر کی بنیاد بنائی، کو رام بھاج کے بیان نظاعہ کے طور پر مانا گیا۔ اس بیان کا متن اس طرح ہے :

"میں دسویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ آج چھٹی تھی۔ میں تالاب کے قریب واقع رادھی والا کنویں میں اپنے کپڑے دھو رہا تھا۔ کھاروار کے رہائشی کالی رام جاٹ کے بیٹے پرمجیت بھی وہاں موجود تھے۔ وہ اس راستے سے گزرنے والی لڑکیوں پر غیر مہذب

تبصرے کر رہا تھا۔ میں نے اسے ڈانٹا۔ ہمارے درمیان بات چیت سن کر میری دادی، جو آنٹ رام کی بیوی ہیں، نے ہمیں الگ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دوپہر تقریبا 1 بج کر 30 منٹ پر پرمجیت اندرجیت کے ساتھ، جو اس کے تاؤ (والد کے بڑے بھائی) کا بیٹا ہے، وہاں آیا۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ وہ مجھے دادا بننے کا سبق سکھائیں گے۔ اندرجیت نے مجھے ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پرمجیت، جس کے ہاتھ میں لوہے کی چیز جیسا چاقو تھا، نے مجھے ہتھیار کے تیز رخ سے بائیں طرف ایک اور بائیں ران پر ایک اور سینے کے دائیں طرف لکڑی کی طرف سے ایک دھچکا لگایا۔ یہ دیکھ کر چندر بھان اور سندر لال، برہمنڈ نے مجھے بچا لیا۔ ورنہ ملزم مجھ پر مزید وار کرتا۔ سندر لال مجھے پولیس اسٹیشن لے جا رہے تھے جب آپ سمپلا میں ہم سے ملے اور میں نے آپ کے سامنے بیان دیا ہے۔ میں نے سنا ہے۔ صحیح ہے۔ کارروائی کی جا سکتی ہے۔"

پی ڈبلیو 5، چندر بھان عینی شاہد ہیں۔ انہوں نے مکمل طور پر استغاثہ کے مقدمے کی حمایت کی۔ طویل جرح کے باوجود، دفاع اس کے ثبوت میں کوئی خامی پیدا نہیں کر سکا اور اس کی ساکھ غیر متزلزل رہی۔ پی ڈبلیو 5 کے ثبوت کی موت کے اعلامیے وضاحت پی او سے مکمل تصدیق ہوتی ہے اور اس کے نام کا ذکر مذکورہ بیان نطاعہ میں ملتا ہے۔ پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 3 کے ذریعہ پیش کردہ طبی ثبوت بھی پی ڈبلیو 5 کی آکولر گواہی کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ ہم نے پی ڈبلیو 5 کے شواہد کی احتیاط سے جانچ پڑتال کی ہے اور ہماری رائے ہے کہ وہ ایک سچا گواہ ہے اور اس کے شواہد سے اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

اپیل گزاروں کے وکیل کی یہ دلیل کہ سندر لال اور محترمہ کیلا کی عدم قابل استغاثہ کے مقدمے کو مشکوک بنا دیا ہے، ہمیں اپیل نہیں کرتی۔ محترمہ کیلا نے اعتراف کیا کہ اس نے اس واقعے کا مشاہدہ نہیں کیا تھا اور اس لیے اس کی عدم جانچ استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ کو متاثر نہیں کرتی ہے۔ پی ڈبلیو 5 کے ساتھ واقعے کے گواہ سندر لال کی عدم جانچ بھی استغاثہ کے مقدمے کو متاثر نہیں کرتی ہے۔ اسے جیت کے طور پر چھوڑ دیا گیا۔ چونکہ چندر بھان، پی ڈبلیو 5 کے شواہد نے ہمیں متاثر کیا ہے اور اس کے شواہد مکمل طور پر غیر متزلزل رہے ہیں، اس لیے سندر لال کو پیش نہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اس کے علاوہ، پی ڈبلیو 5، چندر بھان کے شواہد، ریکارڈ پر رام بھاج EX پی او کا بیان نظاعہ بھی موجود ہے۔ یہ بیان نظاعہ جو کہیں اور نکالا گیا ہے، پی ڈبلیو 5 کے ثبوت کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ تاہم، اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ بیان نزاع وضاحت پی او ایک مشکوک دستاویز تھی اور ایسا لگتا ہے کہ یہ پولیس پیڈنگ کا معاملہ ہے۔ اس سلسلے میں فاضل وکیل نے ڈاکٹر بی ڈی کالرا، پی ڈبلیو 1 کے بیان کا حوالہ دیا، جس نے بیان دیا ہے کہ جب رام بھاج کو ہسپتال لایا گیا تو اس کی نبض کی شرح 144 فی منٹ تھی اور اس کا بلڈ پریشر قابل ریکارڈ نہیں تھا۔ اس بنیاد پر، یہ دعوی کیا گیا کہ رام بھاج Ex پی او کا بیان نہیں دے سکتے تھے۔ ہم خود کو اپیل کنندہ کے فاضل وکیل سے متفق ہونے سے قاصر پاتے ہیں۔ ڈاکٹر کالرا، پی ڈبلیو 1 کا ثبوت اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے، جب اس نے سمپلا ہسپتال میں متوفی کا معائنہ کیا۔ تقریبا شام 4 بج کر 20 منٹ پر پی ڈبلیو 1 نے پایا کہ رام بھاج کا بلڈ پریشر قابل ریکارڈ نہیں تھا۔ اس سے یہ نہیں مانا جا سکتا کہ اس کی طرف سے آدھے گھنٹے سے زیادہ پہلے دیا گیا بیان متوفی کی طرف سے نہیں دیا جا سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ Ex پی او پر متوفی رام بھاج نے دستخط کیے ہیں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ صحت اور دماغ کی مناسب حالت میں تھا نہ صرف بیان دینے کے لیے بلکہ اس پر دستخط کرنے کے لیے بھی۔ Ex پی او پر رام بھاج کے دستخطوں کی صداقت اور صداقت کو کوئی چیلنج نہیں ہے رام بھاج کی حالت مسلسل بگڑتی جا رہی تھی اور اس لیے یہ حقیقت کہ اس کا بلڈ پریشر تقریبا 4.20 بجے ریکارڈ نہیں کیا جا سکتا تھا، اس نتیجے پر نہیں پہنچ

سکتا کہ وہ تقریبا 3.45 بجے وضاحت پی او کا بیان نہیں دے سکتا تھا۔ اس لیے ہمیں مرنے والے بیان وضاحت پی او کی صداقت پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔ متوفی نے نہ صرف اس پر حملے کے محرک کے بارے میں بلکہ اس پر حملہ کرنے کے طریقے کے بارے میں بھی واضح طور پر بیان کیا ہے۔ موت کا اعلامیہ چندر بھان، پی ڈبلیو 5 کے شواہد اور طبی شواہد کے ساتھ مل کر واضح طور پر اپیل گزار کو جرم سے جوڑتا ہے۔

+

اس کے بعد اپیل گزاروں کے ماہر وکیل نے پیش کیا کہ چونکہ ڈاکٹر جو نیجا پی ڈبلیو 3 نے رائے دی تھی کہ چوٹ نمبر 1 کے نتیجے میں موت ہو سکتی ہے "اگر وقت پر کافی اور مناسب طبی دیکھ بھال نہیں کی گئی" لہذا جس جرم کے لیے اپیل گزاروں کو سزا دی جا سکتی ہے وہ آئی پی سی کی دفعہ 303 کے تحت نہیں آئے گا۔ اس سلسلے میں قابل وکیل نے یہ بھی پیش کیا کہ متوفی اور اپیل کنندہ پر مجیت کے درمیان اس واقعے سے کچھ دیر پہلے جھگڑا ہوا تھا جس میں متوفی نے پر مجیت کو ڈانٹا تھا اور یہ کہ رام بھاج کو دیکھ کر اپیل کنندگان نے چلایا تھا کہ وہ اسے دادا بننے کا سبق سکھانے جا رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسے کچھ مارنا چاہتے ہیں اور اس طرح یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندگان کا متوفی کا قتل کرنے کا مطلوبہ ارادہ تھا۔ دلیل آواز سے زیادہ پر کشش ہوتی ہے۔

اس مرحلے پر آئی پی سی کی دفعہ 299 کی وضاحت II کا حوالہ متعلقہ ہے۔ اس کا متن اس طرح ہے :

وضاحت .2. جہاں موت جسمانی چوٹ کی وجہ سے ہوتی ہے، اس طرح کی جسمانی چوٹ کا سبب بننے والے شخص کو موت کا سبب سمجھا جائے گا، حالانکہ مناسب علاج اور ہنر مند علاج کا سہارا لینے سے موت کو روکا جا سکتا تھا۔"

یہ وضاحت ڈاکٹر جو نیجا پی ڈبلیو 3 کی طرف سے پیش کردہ طبی رائے کی بنیاد پر فاضل وکیل کے جمع کرانے کا مکمل جواب ہے۔ اپیل گزاروں کی طرف سے کیا گیا جرم مجرمانہ قتل کا تھا کیونکہ متوفی کی موت ان کے عمل کا براہ راست نتیجہ تھی۔ ریکارڈ پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی شواہد موجود ہیں کہ یہ جرم متوفی کی موت کا سبب بننے کے مطلوبہ ارادے سے کیا گیا تھا، اور اس کے معاملے کو آئی پی سی کی دفعہ 303 کے دائرے میں لایا گیا تھا۔ اس سلسلے میں، یہ نوٹس کا مستحق ہے کہ متوفی زخموں کی وصولی کے بعد 4 گھنٹے سے بھی کم وقت میں مر گیا، حالانکہ 3 گھنٹے سے بھی کم وقت میں اسے سمپلا اسپتال میں طبی امداد دی گئی تھی۔ متوفی پر پائے گئے زخم اس کی موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھے۔ جس ہتھیار سے متوفی کو چوٹیں آئیں وہ ایک تیز دھار والا چاقو ہے جس کے بلیڈ کی لمبائی "13-1/12 ہے۔ یہ ایک زبردست ہتھیار ہے۔ پر مجیت اپیل کنندہ اس ہتھیار سے لیس تھا جب وہ رام بھاج کی طرف بھاگا اور متوفی کے جسم کے ایک اہم حصے پر کئی چوٹیں پہنچائیں۔ چوٹ نمبر 1 کی نوعیت اور اس سے اندرونی اعضاء کو ہونے والے نقصان کی حد اس طاقت کو ظاہر کرتی ہے جس سے یہ متوفی پر ہوا تھا، بظاہر جسے بے خبر کر دیا گیا تھا اور وہ خالی ہاتھ تھا۔ یہ تمام قائم شدہ حقائق یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پر مجیت اپیل کنندہ کا متوفی کے قتل کا ارتکاب کرنے کا مطلوبہ ارادہ تھا اور اس لیے اس کا جرم واضح طور پر آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت آتا ہے، جیسا کہ ٹرائل عدالت نے صحیح قرار دیا ہے۔

حملے کے وقت اندرجیت اپیل کنندہ کی موجودگی بھی مکمل طور پر ثابت ہے۔ یہ دلیل کہ چونکہ اس نے متوفی کو کوئی چوٹ نہیں پہنچائی، اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے پر مجیت کے ساتھ مشترکہ ارادہ کیا تھا، اس کی کوئی اہلیت نہیں ہے۔ لیکن، اس حقیقت

کے لیے کہ اندرجیت اپیل کنندہ نے متوفی کو اپنی گرفت میں لے لیا، شاید پرمجیت اپیل کنندہ کے لیے متوفی کو زخمی کرنا ممکن نہیں تھا جو کہ ایک نوجوان تھا۔ظاہر ہے، اندرجیت کی کارروائی کا مقصد متاثرہ شخص کو متحرک کرنا اور اسے فرار ہونے کا کوئی موقع نہیں دینا تھا، اور اس طرح اس کے شریک ملزم کے ذریعے متوفی کو زخمی کرنے میں سہولت فراہم کرنا تھا۔لہذا، یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس نے متوفی کے قتل کا ارتکاب کرنے کے لیے پرمجیت اپیل کنندہ کے ساتھ مشترکہ ارادے کا اشتراک کیا تھا۔وہ نہ صرف حملے کے وقت موجود تھا بلکہ حقیقت میں اس میں حصہ بھی لیا تھا۔صورت حال کچھ مختلف ہو سکتی تھی اگر اپیل کنندہ اندرجیت کو معلوم نہ ہوتا کہ جب وہ کنویں کی طرف گئے تو پرمجیت چاقو سے لیس تھا لیکن ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پرمجیت چاقو تھامے اپنے کزن اندرجیت کے ساتھ جائے وقوع پر آیا اور متوفی پر حملہ کیا۔اس لیے آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت کسی جرم کے لیے اس کی سزا میں بھی کوئی غلطی نہیں ہے۔

ریکارڈ پر موجود شواہد اور بار میں پیش کردہ عرضیوں پر محتاط غور کرنے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ دونوں اپیل گزاروں کی سزا اور سزا اچھی طرح سے قابل قدر ہے اور اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ہے۔اس لیے یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔اپیل کنندگان ضمانت پر ہیں۔ان کے ضمانت بانڈ منسوخ ہو جائیں گے اور انہیں اپنی سزا کے بقیہ حصے سے گزرنے کے لیے حراست میں لیا جائے گا۔

کے۔بی۔این۔ایس

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document